السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء دین سوالات مندرجہ ذیل میں :

(۱) ۔ نحوست انسان بالخصوص عورت ازروئے شرع شریف ثابت ہے یا نہیں مثلاً کسی عورت کے کسی حصہ بدن بالخصوص پشت پر بال وبونری ہو،جسے عوام جہلاء بتقلید مذہب ہنودساپن کے نام سے تعبیر کرتے ہیں اور ایسی عورت کے ساتھ نکاح کرنے کو باعث ہلاکت زوج اعتقاد کرتے ہیں ثابت ہے یا نہیں ؟

(۲) ۔ بصورت اخیر ایسا اعتقاد کرنا داخل شرک ہے یا معصیت کبیرہ یا صغیرہ ؟

(۳) ۔ اگر شرک ہے تو کیا اس قسم کے شرک میں داخل ہے جس کے معتقد کا نکاح باطل ہوجاتا ہے ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

شوم ونحوست کے بارے میں حدیثیں مختلف آئی ہیں ان احادیث مختلفہ کی تطبیق وتوفیق کے متعلق شیخ عبدالحق محدث دہولی ترجمہ میں لکھتے ہیں :

بدانکہ احادیث واردہ درباب طیرہ مختلف آمدہ از بعضے نفی تاثیر طیرہ ونہی از اعتقاد واعتبار آن مطلق مفہوم گردد واین بسیار است واز بعضے ثبوت آن در مرأة ودالہ ودار بضیغہ جزم چنانکہ درحدیث بخاری ومسلم آمدہ انما الشوم فی ثلاث الفرس والمراة والدار ودر روایتے وربع وکادم وفرس یا بلفظ شرط چنانکہ درین ۔

''سواس کے نہیں نحوست تین چیزوں میں ہے ، گھوڑ، عورت ، گھر میں اور ایک روایت میں گھر میں خادم میں اور عورت میں ۔''

حدیث : یعنی حدیث ابی داؤدان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لاہامة ولاعدوی ولاطیرة وان تکن الطیرة فی شیٔ ففی الدار والفرس والمراة وما نناآن ملحدہ واز بعضے انکار ثبوت شوم واین امور مثل سائر امور چنانکہ در حدیث ابن ابی ملیکہ ازابن عباس آمدہ ، ودر بعضے احادیث آمدہ کہ اعتقاد شوم درین امور در اہل جاہلیت بود چنانکہ در حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا آمدہ وجہ تطبیق آنکہ تاثیر بالذات منفی ۔ است واعتقاد آں از امور جاہلیت است وموثر در کل ایشاء اللہ تعالیٰ است وہمہ بخلق وتقریر اوست واثبات آں دریں ایشاء بجریان عادة اللہ است کہ پیدا کردہ وا ینہار اسباب عادیہ ساختہ وحکمت در تخصیص آن اشیاء بخصائص واحوال موکول ومفوض بعلم شارع است پس نفی راجع بتاثیر ذاتی است واثبات بہ سبب عادی چنانکہ درعدوی وجزام وماننداآن گفتہ اندوبعضے گفتہ اند کہ مراد آن است کہ تطیر در ہیچ چیز نیست واگر فرض کردہ شود ثبوت دے دریں اشیاء مظنہ ومحل آن است دجائے آن دصلی اللہ علیہ وسلم لوکان شئ سابق القدر لسبقتہ العین چنانکہ گذشت وبرین طریق است کلام قاضی کہ گفتہ بعقب قول دے لاطیرة باین شرط دلالت داردکہ شوم وتطیر منفی است در آنہا یعنی اگر شوم راوجودے دثبوتے بودے کہ قابل تراند آن راولیکن وجود وثبوت نیست در نیہا پس اصلاً وجودندار وانتہی وبعضے گویند کہ شوم ورزن ناسازگاری اوست وآنکہ وآنکہ زائندہ نباشد واطاعت زوج تکندیا مکروہ ومستقبح باشد نزدوے ودوسرا وخانہ تنگی جاوبدی ہمسایہ وناخوشی ہواست ودر اسپ حردتی واگرانی بہاونا موافق غرض ومصلحت ومثل این ودرخادم نیز دیا شوم محمول بر کراہت وناخوشی است بحسب شرع یا طبع پس نفی شوم وتطیر بر عموم وحقیقت محمول باشد۔۔۔انتہی کلام الشیخ

امام نووی شرح صحیح مسلم میں لکھتے ہیں :

''واختلف العلماء فی ہذا الحدیث ای حدیث الشوم فی الدار والمرأة والفرس فقال مالک وطائفة ہو علی ظاہرہ وان الدار قد یجعل اللہ تعالیٰ نسکنا ہاسببا للضرر اوہ الہلاک وکذا اتخاذ المرأة المعینة اوالفرس واخادم قد یحصل الہلاک عندہ بقضاء اللہ تعالیٰ ومعناہ قد یحصل الشوم فی ہذہ الثلاثة کما صرح بہ فی روایة ان یکن الشوم فی شئی ۔۔۔ الخ''

حاصل وخلاصہ ان دونوں عبارتوں کا یہ ہے کہ بہت سی حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے کہ کسی چیز میں شوم ونحوست نہیں ہے نہ کسی مرد میں اور نہ کسی عورت میں اور نہ کسی چیز میں اور بعض احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ عورت اور گھر اور گھوڑا ان تین چیزوں میں شوم ونحوست ہے امام مالک رحمہ اللہ اور ایک جماعت کا قول انہیں بعض احادیث کے موافق ہے یہ لوگ کہتے ہیں کہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اور اس کی قضا سے یہ تینوں چیزیں باعث ضرر یا ہلاکت کا ہوتی ہیں یعنی یہ تینوں چیزیں بذاتہ موثر نہیں ہیں بلکہ موثر بالذات اللہ تعالیٰ ہے مگر اللہ تعالیٰ کا ہے ان چیزوں کو ضرر یا ہلاکت کا سبب بنا دیتا ہے اور یہ لوگ ان احادیث کثیرہ کو جن سے مطلقاً شوم ونحوست کی نفی ثابت ہوتی ہے تاثیر بالذات پر محمول کرتے ہیں اور ان لوگوں کے سوا باقی تمام اہل علم کا قول احادیث کثیرہ کے مطابق ہے یعنی ان کا یہ قول ہے کہ کسی چیز میں شوم ونحوست نہیں ہے نہ عورت میں اور نہ گھر اور نہ گھوڑے میں اور نہ کسی اور چیز میں اور یہ لوگ بعض احادیث کو ظاہر پر محمول نہیں کرتے بلکہ ان کی تاویل کرتے ہیں جب یہ سب باتیں معلوم کرچکے تو اب سوالات مذکورہ کا جواب لکھا جاتا ہے ۔

جواب سوال دوم وسوم : شرع شریف سے کسی شے میں نحوست اس معنی سے ثابت نہیں ہے کہ وہ بذاتہ ضرر پہنچانے والی ہو نہ کسی مرد میں ثابت ہے ۔ اور نہ کسی عورت میں اور نہ کسی اور شے میں پس کسی عورت میں کوئی خاص علامت مثلاً پشت پر بال وبھونری دیکھ کر اس کو اس معنی سے منحوس سمجھنا اور ایسی عورت کے ساتھ نکاح کرنے کو باعث ہلاکت زوج اعتقاد کرنا جیسا کہ ہنود وکفار اعتقاد کرتے ہیں اور ان کی تقلید سے عوام وجہلا مسلمان

بھی اعتقاد کرتا ہیں، بلاشبہ داخل شرک، ہاں امام مالک وغیرہ نے عورت اور گھر اور گھوڑے میں جس معنی سے نحوست وشام ثابت کیا ہے اس معنی سے ان تینوں چیزوں میں نحوست سمجھنا داخل شرک نہیں ہے۔ واللہ اعلم بالصواب! کتبہ محمد عبدالرحمن المبارکفوری

(سید محمد نذیر حسین، فتاویٰ نذیریہ جلد اول ص ۲۳،۲۲

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوی علمائے حدیث

جلد 09 ص 293

محدث فتویٰ